© rasailojaraid.com

کم من أسًى صادهر خاض غمرتها
کم من لیالٍ لها قد بتُّ مضطربا

أضحت مغانیه بعد الأنس موحشة
قد ضاق روض المنى من بعدها رحبا

شیخ عجائبه لم تبق فی سمر
ولا عجائب شخص بعده عجبا

تلك الحدیقة للعرفان قد ذبلت
فکل من جاء بعد الشیخ قد تعبا

تکدرت بعده الدنیا وساکنها
فالعین عبرى وأضحى القلب منتحبا

والنفس فی عمد الروح فی مکه
والطرف فی سهد والصبر قد نهبا

یا قلب دع هذه الدنیا وبهجتها
فما قضى أحد شوقا ولا أربا

الله یبقى دواما سرمدا أبدا
والکل یفنى بها والموت قد قربا

یا رب أنزل علیه صوب غادیة
من فیض رحمتك الهطلاء والسحبا

وارزقه فی جنة الفردوس منزلة
علیاء قد جاوزت من کل ما حسبا

ثم الصلوة على خیر الورى أبدا
ما ناح طیر بغصن البان وانتحبا

نالۂ دل

حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ کی وفات سے متاثر ہو کر

(از جناب آثم مظفر نگری)

بساطِ عشق برہم ہو چکی کر لے فغاں ساقی
صدائے قلقلِ مینا ہے شورِ الاماں ساقی

نجوں آشفتہ پیمانے ہیں شیشے سرگراں ساقی
ہے بیزار نشاطِ بزم سے پیرِ مغاں ساقی

بڑھا ہے اپنی حد سے ظلم مرگِ ناگہاں ساقی
عجب اک داستانِ غم ہے رودادِ جہاں ساقی

چمن میں پھول اور صحرا میں کانٹے وقفِ ماتم ہیں
صبا کی ہو چکی ہے مضمحل نبضِ جواں ساقی

نہیں آتی وہ گلبانگِ سحر اب راہِ منزل سے
جو تھی تبلیغ منزل کارواں در کارواں ساقی

ٹپکتا ہے رگِ ہر گل سے خونِ حسرتِ بلبل
بہاروں پر مسلط ہو چکا دورِ خزاں ساقی

کوئی اب درسِ حکمت لے گا کیوں کر دفترِ گل سے
ہوا رخصت چمن سے علم و فن کا رازداں ساقی

نہیں ممکن کہ پھر تنظیم آئینِ محبت ہو
ہوا ہے اس طرح برہم نظامِ عاشقاں ساقی

ملے کیا ذوقِ نظارہ کو تسکیں جلوۂ گل سے
کہ موجِ رنگ و بو ہے موجِ برقِ آشیاں ساقی

ہوا ہے بند پھر محفل میں دورِ بادۂ عرفاں
خمارِ غم سے مستانِ ازل ہیں سرگراں ساقی

ٹھکانا اب کہاں آوارگانِ کوچۂ غم کا
گیا وہ جس کا دل تھا عشق کا دارالاماں ساقی

کیا کرتا تھا اہلِ دل کی مہمانی جو خوش ہو کر
سرِ جنت ہے وہ اب قدسیوں کا میہماں ساقی

وہی تو ایک یکہ تازِ میدانِ سیاست تھا
نہ تھا کوئی بھی اس منزل میں اس کا ہم عناں ساقی

فضاؤں میں حرم اور دیر کی آج اس کا ماتم ہے
جسے کہتی تھی دنیا قبلۂ روحانیاں ساقی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نہ پوچھ احوال ہم آشفتگانِ کوئے وحشت کا — پھٹا جاتا ہے سوزِ غم سے مغزِ استخواں ساقی
جہاں برہم نہ کیوں ہوتا حسین احمد کی رحلت سے
انھیں حاصل تھا آخر رتبۂ قطبِ زماں ساقی

"رموزِ تواریخ مولانا سیّد حسین احمد مدنیؒ"

۱۹۵۷ عیسوی

"از حقیر ناچیز محمد حسن بدر سنبھلی فاضل دیوبند"

۱۹۵۷ عیسوی

"رحلۃ العصر اسیرِ مالٹا" — ۱۳۷۷ ہجری

"عالم الاسرار شیخ مولانا حسین احمد مدنیؒ" — ۱۹۵۷ عیسوی

"آہ فخرِ آفاق مولانا حسین احمد" — ۱۳۷۷ ہجری

"آہ شیخ بے بدل مولانا حسین احمد مدنیؒ" — ۱۳۷۷ ہجری

"شیخِ جنت مقام مولانا حسین احمد مدنیؒ"

۱۹۵۷ عیسوی

"وداعِ چراغِ محمد" — ۱۳۷۷ ہجری

"بہارِ دین آخر شد" — ۱۳۷۷ ہجری

"آہ شیخ الاسلام مولانا سیّد حسین احمد مدنیؒ بدار القرار رفت" — ۱۹۵۷ عیسوی

"سیّدنا مولانا حسین احمد قدس اللہ سرہ" — ۱۹۵۷ عیسوی

"اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ، اَللّٰہُ ھُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْم"

۱۳۷۷ ہجری

"قطعاتِ عشرتِ جاوید مولانا سیّد حسین احمد"

۵۸۰ + ۷۷ ۱۳ ہجری

۱۹۵۷ عیسوی

حضرت شیخ چلے سوئے رفیقِ اعلیٰ — بے کس و بیکس روانہ ہوئے "لبیک" کہی
بدر نے چاہا کہ "تاریخ خجستہ" ہو جائے — آئی آواز کہ لکھو "سالِ خجستہ ہجری"

۱۳۷۷ ہجری

© rasailojaraid.com